اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔
(قرآن کریم)

# تحفۂ مومن

دین کی اہم معلومات

- ایمانیات
- عبادات
- معاملات
- معاشرت
- اخلاقیات
- سنتیں
- مسنون دعائیں
- منزل
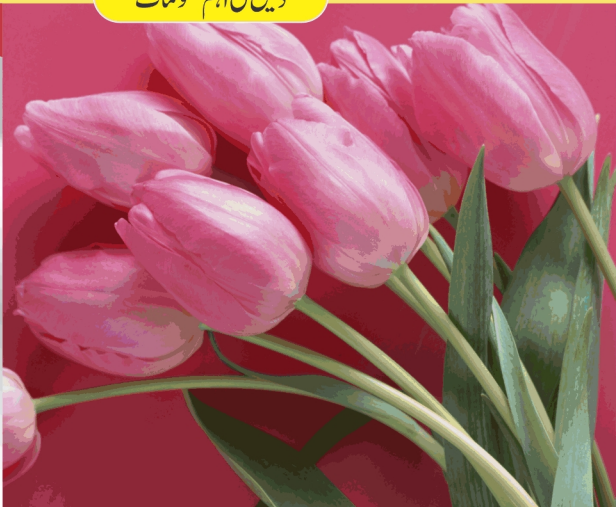

حسبِ ایماء: حضرت حاجی شکیل احمد صاحب مدظلہ العالی

مُجازِ بیعت عارف باللہ حضرت اقدس مفتی محمد حنیف صاحب مدظلہ العالی

تحفۂ مومن

# تحفۂ مومن

## دین کی اہم معلومات

حسبِ ایماء

حضرت حاجی شکیل احمد صاحب مدظلہ العالی

ناشر

حرا
HIRA PUBLICATION

Plot no.18, Shop No. 1&2, Bushra Park,
Panvel. 410206. Ph. +91-9004669180
e-mail: hirapublication@gmail.com
website: www.shariat.info



تحفۂ مومن

## عناوین

تحفۂ مومن






تحفۂ مومن



## نماز کی سنتوں کا بیان

تحفۂ مومن



## زکوٰۃ کا بیان



## روزے کا بیان



## حج کا بیان






تحفۂ مومن



## (۳) معاملات کا بیان



## (۴) معاشرت کا بیان

## (۵) اخلاق کا بیان



## روزانہ کی سنتیں

تحفۂ مومن

## مقبول ومسنون دعائیں



## حادثات، بیماری اور نقصان سے بچنے کی دعائیں



## منزل اور اس کی اہمیت






تحفۂ مومن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

# مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ

اسلام نام ہے اُس مکمل نظامِ حیات کا جو قرآن و سنت میں بیان ہوا ہے، خواہ اس کا تعلق عقائد وعبادات سے ہو، یا معاملات و معاشرت سے، حکومت وسیاست سے اس کا تعلق ہو یا تجارت وصنعت وغیرہ سے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمام ایمان والوں سے مطالبہ کیا ہے کہ تم سب اس نظامِ حیات میں مکمل طور سے داخل ہوجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ (معارف القرآن جلد اول، صفحہ ۳۴۴)

تحفۂ مومن

اس کے برخلاف آج ہمارے پاس جو دین ہے وہ عبادت
کی لائن کے چند اعمال ہیں اور وہ بھی بے جان۔مسلمانوں کا
ایک بڑا طبقہ جو دین سے جڑا ہوا ہے،اس نے بھی اپنی
دین داری کو صرف عبادات تک محدود کرلیا ہے۔
نماز،روزہ اور چند دوسری عبادات کو ہی مکمل دین سمجھ
کر،دین کے دوسروں شعبوں سے غافل ہے۔حالاں کہ
دین کے دیگر شعبے مثلاً معاملات ،معاشرت اور اخلاق
وغیرہ اس قدر اہم ہیں کہ ان کے بغیر بڑے بڑے عبادت
گذاروں کی عبادتیں ،کل قیامت کے دن دوسروں کے
حوالے کردی جائیں گی اور معاملات ومعاشرت کونظرانداز
کرنے والے عبادت گذار، اور خود کو دین دار سمجھنے
والے دوسروں کے گناہوں کا بوجھ اپنے سر پر لیے ہوئے




تحفۂ مومن

جہنم رسید ہوجائیں گے۔اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے
ہی لوگوں کو اس امت کا مفلس قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم
سب کی اس سے حفاظت فرمائے۔(آمین)
چناں چہ دین کے پانچوں شعبے ایمانیات، عبادات،
معاملات ،معاشرت اور اخلاقیات کی اہمیت اور اس سلسلے
میں ہماری غفلت کے پیشِ نظر ایک کتابچہ تیار کرنے کا دل
میں داعیہ پیدا ہوا،تو ہم نے عزیزم مفتی لطیف الرحمن سلمہ
کے ساتھ مل کر ان شعبوں کو قدرے تفصیل کے ساتھ،سہل
انداز میں ترتیب دیا۔جس کو عوام،اور بالخصوص دینی دعوت
کے ساتھیوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا۔پھر جب حرا پبلی
کیشن کا قیام عمل میں آیا،اور اس ادارے کو متعدد علمائے
کرام اور مفتیانِ عظام کی خدمات حاصل ہوئیں تو اس

کتابچے کے مسائل واحادیث کی تخریج اوردعاؤں کا سلیس
اردو ترجمہ بھی کردیا گیا جو بحمد اللہ اجتماعی کوشش اور محنت
سے اپنے موضوع پر ایک مفید کتاب تیار ہوگئی۔ دعا ہے کہ
اللہ تعالیٰ تمام معاونین کے مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور
کتاب کے فائدے کو عام وتام کرے۔ (آمین)

شکیل احمد، پنویل

مورخہ ۸/ جمادی الآخر ۱۴۳۴ھ
۲۰/اپریل ۲۰۱۳ء





بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

## کامیابی دین ہی میں ہے

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا ۔ اَمَّا بَعْدُ

اللہ پاک نے اس دین کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کامل ومکمل کردیا
ہے، قرآن کریم میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ ط
دِیْنًا (۵۔المائدۃ:۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا
اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور میں نے تمہارے لیے
اسلام کو دین بننے کے لیے پسند کرلیا۔
اللہ پاک نے امت محمدیہ کی کامیابی دین میں رکھی ہے،

زندگی کے ہر شعبے میں اللہ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کے طریقوں کے مطابق چلنے کا نام دین ہے۔ اور دین کے ساتھ زندگی گزارنے پر ہی دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

## دین کے پانچ شعبے

دین کے پانچ شعبے ہیں:

(۱) ایمانیات (عقائد) (۲) عبادات (۳) معاملات

(۴) اخلاقیات (۵) معاشرت

## ۱۔ ایمانیات کا بیان

عقائد تو بہت سارے ہیں اور تمام ہی ضروری ہیں، جو قرآن وحدیث سے ثابت ہیں؛ مگر اختصار کے پیش نظر چند عقائد ذکر کئے جارہے ہیں، اگر کسی کو مزید تفصیل دیکھنی ہو، تو اکابر کی





اس موضوع پر جو کتابیں موجود ہیں، اسے دیکھ لیں۔

## عقیدہ کی اہمیت

دل سے جس بات کا یقین کرلیا جائے، اسے "عقیدہ" کہتے ہیں۔ عقیدہ ہی وہ چیز ہے، جس پر موت کے بعد کی زندگی کا دارومدار ہے۔ عقائد اگر صحیح ہوں، تو آخرت میں نجات حاصل ہوگی، اس لیے خود اپنے عقائد درست کرنا اور اپنے بچوں کو صحیح عقائد سمجھانا اور اس تعلیم دینا ایمان والے کا سب سے اہم فریضہ ہے، اور اسی میں ہماری اور ہماری اولاد کی بھلائی ہے۔

واضح رہے کہ عقیدے کے سلسلے میں بنیادی چیز اللہ کو ایک ماننا اور محمد ﷺ کو اللہ کا سچا اور آخری نبی ماننا سب سے اہم ہے، لہٰذا اگر کوئی یوں کہے کہ میں اللہ کو تو معبودِ حقیقی مانتا ہوں؛ لیکن آپ ﷺ کو اللہ کا نبی یا آخری نبی نہیں مانتا،

تو وہ کافر ہے، اس کی نجات نہیں ہوگی۔اسی طرح اگر کوئی
شخص اللہ پر بھی ایمان لائے اور آپ ﷺ کو نبی اور رسول
بھی تسلیم کرے لیکن قرآن وحدیث کی کسی بات کو جھٹلائے،
تو وہ بھی کافر ہے۔لہٰذا جو لوگ رسول اللہ ﷺ کو نبی تو
مانتے ہیں لیکن آخری نبی نہیں مانتے، وہ بھی کافر ہیں؛
کیوں کہ یہ لوگ قرآن وحدیث کے منکر ہیں، اور کچھ لوگ
مرنے کے بعد آخرت کی زندگی کو بھی نہیں مانتے، وہ بھی
کافر ہیں۔

یااللہ! ہمیں عافیت کے ساتھ حق دکھلایئے،
حق سمجھایئے، حق پہ چلایئے، حق پہ جمایئے،
حق کی حفاظت اور اس کے پھیلانے کے لیے ہمیں قبول فرمایئے اور
اہلِ حق کے ساتھ ہمارا حشر فرمایئے۔





## کچھ اسلامی عقائد

تمام ایمان والوں کو ان باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے کہ:

(۱) اللہ ایک ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اس نے کسی کو جنا، نہ وہ کسی سے جنا گیا، نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اس کا مدمقابل۔

(۲) اس دنیا میں پہلے کچھ نہیں تھا؛ اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے سب کچھ وجود میں آیا۔

(۳) وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

(۴) کوئی چیز اس کے مثل نہیں، وہ سب سے نرالا ہے۔

(۵) وہ انصاف والا، بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔

عبادت کی قدر کرنے والا ہے، دعا کا قبول کرنے والا ہے،
وہ سب پر حاکم ہے، اس پر کوئی حاکم نہیں، اس کا کوئی کام
حکمت سے خالی نہیں۔

(۶) وہ کام بنانے والا ہے، وہی زندہ کرتا ہے، وہی
موت دیتا ہے، جو کچھ موجود ہے، اسی کے ارادے سے
ہے، آرام وراحت، دکھ، سکھ، بیماری وتندرستی اور نفع ونقصان
سب کچھ اسی کے ارادے سے ہوتا ہے۔

(۷) ہم اس کو اس کی صفتوں سے جانتے ہیں، مخلوق کے
ذریعے اس کو پہچانتے ہیں، اس کی ذات کو ہم پوری
طرح نہیں جانتے، جہاں میں جو کچھ ہوتا ہے، اسی کے حکم
سے ہوتا ہے، بغیر اس کے حکم سے ایک پتا بھی نہیں ہل
سکتا۔





(۸) نہ وہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے، اور نہ اس عالم کی حفاظت
سے ہے۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔

(۹) کوئی چیز خدا کے ذمہ واجب نہیں، وہ جو کچھ اپنی
مہربانی سے عطا فرمائے، اس کا فضل ہے۔ وہ جس کو چاہے،
بخش دے، اور گناہ معاف کردے اور جس کو چاہے سزا
دے، اس کو پورا پورا اختیار ہے۔

(۱۰) بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے، جس سے وہ
گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں؛ مگر
بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے، گناہ کے
کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتا ہے۔

(۱۱) عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے، سب کو خدا تعالیٰ اس
کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے

کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے، تقدیر اسی کا نام ہے اور بری
چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہے، جن کو ہر ایک
نہیں جان سکتا۔

(۱۲) پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے،
سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد ﷺ کا ہے اور آپ
کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا، قیامت تک جتنے آدمی
اور جنات ہوں گے، آپ ﷺ سب کے پیغمبر ہیں۔

(۱۳) ہمارے پیغمبر ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم
کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں
آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا
پہنچایا اور پھر مکہ مکرمہ میں پہنچا دیا، اس کو معراج کہتے ہیں۔

(۱۴) خدا تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ سے جن





لوگوں نے ایمان کی حالت میں ملاقات کیا، پھر ایمان
پر ان کو موت آئی، ان کو "صحابی" کہتے ہیں۔ ان کے بڑے
مرتبے ہیں، ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا لازم
ہے، ان میں چار صحابی زیادہ مشہور اور مرتبے میں دوسرے
صحابیوں سے بڑے ہیں۔ وہ چار صحابی یہ ہیں:
حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضوان
اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

(۱۵) صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی کسی
کم درجہ والے صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

(۱۶) جو مسلمان خوب عبادت کرتا ہے، گناہوں سے بچتا
ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور ہمارے نبی ﷺ کی
مکمل اطاعت کرتا ہے، تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا

ہے، ایسے شخص کو" ولی" کہتے ہیں، اس شخص سے کبھی ایسی
باتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں، جو اوروں سے نہیں ہوسکتیں، ان
باتوں کو" **کرامت**" کہتے ہیں۔

(۱۷) ولی کتنے ہی بڑے درجے کو پہنچ جائے، مگر نبی
کے برابر نہیں ہوسکتا۔

(۱۸) ولی خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک ہوش
وحواس باقی ہو، اس کے لیے شریعت کی پابندی ضروری
ہے، نماز، روزہ، اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی، جو گناہ
کی باتیں ہیں، وہ اس کے لیے جائز نہیں ہو جاتیں۔

(۱۹) جو شخص شریعت کا مخالف ہو، وہ خدا کا دوست نہیں
ہوسکتا، اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی
دے تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا، اس سے





عقیدت نہیں رکھنا چاہئے۔

(۲۰) اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق نور سے پیدا کر کے ان کو
ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے، انہیں "**فرشتہ**" کہا جاتا ہے،
بہت سے کام ان کے ذمے ہیں، وہ کبھی اللہ کے حکم کے
خلاف کوئی کام نہیں کرتے، جس کام پر انہیں اللہ
نے لگا دیا ہے، اس میں لگے ہیں، اللہ نے کچھ مخلوق آگ
سے بنائی ہے، وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی، ان کو "**جن**"
کہتے ہیں، ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں، ان
کی اولاد بھی ہوتی ہے، ان سب میں زیادہ مشہور شریر "
**ابلیس**" ہے۔

(۲۱) ایمان اسی وقت درست ہوتا ہے جب کہ اللہ اور اس
کے رسول ﷺ کو ان کی تمام باتوں میں سچا سمجھے اور ان کو

مان لے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی کسی بات میں شک
کرنا، اس کو جھٹلانا، اس میں عیب نکالنا اور اس کا مذاق اڑانا
ان سب باتوں سے ایمان کی دولت چھن جاتی ہے۔

(۲۲) گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

(۲۳) گناہ چاہے جتنا بڑا ہو، جب تک اس کو برا سمجھتا
رہے، ایمان نہیں جاتا، البتہ اس سے کمزور ہو جاتا ہے۔

(۲۴) کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور یقین کرنا کفر ہے۔

(۲۵) کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے، ہاں
یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، مگر جن کا نام لے کر اللہ اور
اس کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونے
کی خبر دی ہے ان کو کافر یا ملعون کہنا گناہ نہیں ہے۔

(۲۶) مردے کے لیے دعا کرنے سے، کچھ خیر خیرات





دے کر بخشنے سے، اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس کو اس سے
بہت فائدہ ہوتا ہے۔

(۲۷) شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا
اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا اپنی مہربانی سے
معاف کر دے گا۔

(۲۸) اللہ اور اس کے رسول نے دین کی سب باتیں
بیان فرما دی ہیں، اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست
نہیں ہے، ایسی نئی بات کو "بدعت" کہتے ہیں، بدعت بہت
بڑا گناہ ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے ہمارے اس
دین میں کوئی نئی بات نکالی وہ مردود ہے۔

(بخاری: ۲۵۵۰، مسلم: ۴۵۸۹، عن عائشہؓ)

بدعتی کی عبادت مقبول نہیں، اسے توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔(۲۹) نجومی (جیوتش) وغیرہ سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کر لینا کفر ہے۔

(۳۰) غیب کا حال سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا، البتہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بہت سی غیب کی باتیں بتائی ہیں، ہمارے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ علم دیا اور بہت زیادہ غیب کی باتوں کی خبر دی، مگر عالم الغیب اللہ کے سوا کسی کو کہنا درست نہیں ہے، غیب کی سب باتوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(مزید تفصیل کے لیے عقائد کی بڑی کتابوں کا مطالعہ کریں)

---





## ۲۔ عبادات کا بیان

دین کے پانچ شعبوں میں سے دوسرا شعبہ عبادات ہے۔

اللہ کے حبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

(بخاری:۸، مسلم:۱۲۲، عن ابن عمر)

ترجمہ: یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ۱۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۲۔نماز قائم کرنا ۳۔زکوٰۃ دینا ۴۔حج کرنا ۵۔اور رمضان کے روزے رکھنا۔

یہ اسلام کے پانچ ارکان اور اس کے مضبوط ستون ہیں۔

جو شخص اخلاص اور دل کی سچائی کے ساتھ مانے گا اور ان کے تقاضوں پر عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں کام یاب فرمائیں گے۔

## نماز کی فرضیت

اسلام کا اہم رکن نماز ہے، جو تمام مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے، سورہ روم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ.

(الروم: ۳۱)

ترجمہ: نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ۔

سورۂ مریم میں متعدد انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:





فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا. (مریم: ۵۹)

ترجمہ: سو آگئے ان کے بعد ایسے ناخلف، جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے پڑے، سو عنقریب اپنی گمراہی کی سزا پائیں گے۔

## نماز کی اہمیت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلَاةِ. (نسائي: ۳۹۴۰، عن أنسٍ)

ترجمہ: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

## نماز چھوڑنے پر وعید

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً

مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ.

(مسند أحمد:۲۲۰۷۵،عن معاذؓ)

ترجمہ: اور فرض نماز ہرگز جان کر مت چھوڑ؛ کیوں کہ جس نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دی، اس سے اللہ کا ذمہ بری ہوگیا۔ (یعنی دنیا و آخرت میں اسے عذاب و تکلیف اور ذلت سے بچانے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر نہیں رہی)

## نماز باجماعت کی فضیلت

جماعت کی نماز کا ثواب تنہا نماز پڑھنے سے بہت زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز سے ستائس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔ (ترمذی:۲۱۵،ابن ماجہ:۷۸۹،عن ابن عمرؓ)

دوسری حدیث میں ہے کہ نماز کے لیے مسجد جانے میں ہر





قدم پر ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔ (بخاری:۴۷۷،عن ابی ہریرہؓ)

## طہارت کا بیان

غسل میں تین فرض ہیں:

(۱) اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے (۲) ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچانا (۳) پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال کے برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری:۱/۱۶،دار الکتب العلمیۃ،بیروت)

## غسل میں پانچ سنتیں ہیں

(۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۲) استنجاء کرنا اور بدن کے جس حصے پر نجاست لگی ہو، اسے دھونا (۳) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا (۴) پہلے وضو کر لینا (۵) تین مرتبہ

اپنے سر پر پانی ڈالنا اس طور پر کہ پہلے سر پر ڈالے، پھر تین
مرتبہ اپنے داہنے کندھے پر، پھر تین مرتبہ بائیں کندھے
پر، اس طرح کہ سارے بدن پر پانی پہنچ جائے۔
(فتاویٰ عالمگیری: ۱/۱۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

## موجباتِ غسل

(یعنی جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے) ف
(۱) جوش کے ساتھ منی کا نکلنا (۲) مرد کی سپاری کا اندر
چلا جانا (۳) حیض کا خون بند ہو جانا (۴) نفاس کا خون
بند ہو جانا۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد ۱ صفحہ ۱۷۔

## مسواک کی فضلیت

مسواک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب سنت ہے
حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے





ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ
اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے آع آع کر رہے تھے
اور مسواک آپ کے منہ میں تھی، گویا آپ قے کی طرح
کر رہے تھے۔ (بخاری: ۲۴۱، باب السواک)

## آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مسواک کرنا فرض تھا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ امت
کے لیے مسواک سنت اور ہمارے اوپر فرض ہے۔
(بیہقی: ۱۳۰۵۱، مکتبہ دار الباز- مکۃ المکرمۃ)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر میری امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا، تو میں
ہر نماز کے وقت مسواک کو لازم قرار دے دیتا۔
(بخاری: ۸۴۷، مسلم: ۲۵۲، عن ابی ہریرہؓ)

## نماز کے ثواب میں ستّر گنا اضافہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کرکے جو نماز پڑھی جاتی ہے، اس کا ثواب ستّر گنا زیادہ ملتا ہے، اس نماز کے مقابلے میں، جو بلا مسواک کے پڑھی جاتی ہے۔ (مستدرکِ حاکم:۵۱۵)

## مسواک کی سنتیں

(۱) وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔

(۲) مسواک ایک بالشت سے زائد نہ رکھی جائے، ابتداءً ایک بالشت ہو، تو بہتر ہے، کم میں بھی مضائقہ نہیں، پھر جس قدر چھوٹی ہو کر استعمال کے قابل رہے، استعمال کی جائے

(۳) مسواک کی لکڑی ایسی ہونی چاہئے، جو موٹائی میں کم از کم چھوٹی انگلی کے بہ قدر ہو۔ (فتاویٰ ۹ جلد،۱ص۹)





## وضو کا بیان

ان اعمال کے لیے وضو کرنا ضروری ہے:

نماز، سجدۂ تلاوت، نمازِ جنازہ اور قرآن مجید کو چھونا۔ ان کے لیے وضو کرنا فرض ہے اور طواف کعبہ کے لیے وضو واجب ہے۔

## فرائض وضو

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں:

(۱) ایک مرتبہ مکمل چہرہ دھونا (پیشانی کے بال سے ٹھوڑی کے نیچے اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک) (۲) ایک ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا (۳) ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) ایک مرتبہ

ٹخنوں سمیت دونوں پیر دھونا۔

مذکورہ چیزیں فرض ہیں، ان میں سے اگر ایک بھی چیز چھوٹ جائے یا کوئی جگہ بال برابر بھی سوکھی رہ جائے، تو وضو نہیں ہوگا۔ (المائدۃ:٦۔عالمگیری:١/٧-٥)

نوٹ: نیل پالش اور ہر وہ چیز جو بدن تک پانی کو پہنچنے سے روک دے، ان کے لگانے کی وجہ سے وضو نہیں ہوگا، اسی طرح ناخن پر اگر آٹا سوکھ جائے، تو وضو نہیں ہوگا، عورتیں خاص احتیاط رکھیں۔

(طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ص:٦٢، فصل فی احکام الوضوء)

آج کل بازار میں کیمیکل والی مہندی بھی مل رہی ہے، عورتیں اس کے استعمال کرنے کے سلسلے میں کسی معتبر عالم دین سے مسئلہ پوچھ لیں۔





# تیمم کا بیان

## تیمم میں تین فرض ہیں

(١) پاکی حاصل ہونے کی نیت کرنا۔ (٢) دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مار کر پورے چہرہ پر ملنا (٣) دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنیوں سمیت ہاتھ پر ملنا۔

(فتاویٰ عالمگیری:١/٢٩)

## تیمم کا مسنون طریقہ

تیمم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اول نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے کے لیے تیمم کرتا ہوں، پھر بسم اللہ پڑھے، اور دونوں ہاتھ مٹی یا مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دے، زیادہ مٹی لگ جائے، تو اسے پھونک مار کر اڑا دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے

کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے، اگر بال کے برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی، تو تیمم صحیح نہ ہوگا، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور انہیں جھاڑ کر پہلے دائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتا ہوا کہنی تک لے جائے، اس طرح لے جانے میں سیدھا ہاتھ نیچے کی جانب پھر جائے گا، پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرے، اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرے، پھر انگلیوں کا خلال کرے، اگر انگوٹھی پہنی ہوئی ہو، تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے، انگلیوں کا خلال کرنا بھی فرض ہے۔

(بدائع الصنائع: ۱/۱۶۷)





نوٹ: وضو اور غسل دونوں کے تیمم کا یہی طریقہ ہے۔

## سننِ وضو

وضو میں ۱۶ سنتیں ہیں:

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (اور بعض روایت میں وضو کی بسم اللہ اس طرح آئی ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْاِسْلَامِ.

(کنز العمال: ۲۶۹۹۰، عن علیؓ)

(۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) خوب اچھی طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا (۸) داڑھی کا خلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۰) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۱) ایک بار

انگلیوں کا خلال کرنا(۱۰) ہر عضو کو تین بار دھونا(۱۱) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ سر پر پھیرنا۔(۱۲) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۳) ترتیب سے وضو کرنا (۱۴) پے درپے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔ (۱۵) داہنی طرف سے ابتدا کرنا (۱۶) اعضاء وضو کو رگڑ کر دھلنا (۱۷) وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھ کر یہ دعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ.

(ترمذي: ۵۵-باب في ما يقال بعد الوضوء)

## مستحباتِ وضو

وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا، بعض علماء نے اسے





سنتوں میں شمار کیا ہے، اور یہی زیادہ درست ہے۔

(۲) گردن کا مسح کرنا (۳) وضو کے کام کو خود کرنا، دوسرے سے مدد نہ لینا (مگر یہ کہ کوئی مجبوری ہو) (۴) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

(طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح: ۷۵، من آداب الوضوء)

## مکروہاتِ وضو

وضو میں چھ (۶) چیزیں مکروہ ہیں:

(۱) زور سے چہرے پر پانی مارنا (۲) ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔ (ٹرین کے بیت الخلاء میں وضو کرنے کی گنجائش ہے) (۳) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا اور بائیں ہاتھ سے کلی کرنا (۴) وضو کے دوران دنیا کی باتیں کرنا (۵) سنت کے خلاف وضو کرنا (۶) ضرورت سے کم یا زیادہ پانی کا

استعمال کرنا۔ (فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۱۲، نورالایضاح: ۹)

## نواقض وضو

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، انہیں ''نواقضِ وضوٗ'' کہتے ہیں:

(۱) پاخانہ، پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا، جس کا وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہے (۴) منہ بھر کے قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا (۷) مجنون یعنی پاگل ہو جانا (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔ (فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۱۲)





## شرائطِ نماز

نماز کے باہر سات فرائض ہیں، جنہیں شرائط کہتے ہیں:

(۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر کا چھپانا (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) قبلہ کی طرف رُخ کرنا (۷) نیت کرنا

(عالمگیری: ۶۴)

## ارکانِ نماز

نماز کے اندر چھ فرائض ہیں، جنہیں ''ارکان'' کہتے ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کہنا یعنی نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنا (۲) قیام کرنا (۳) قرات کرنا (۴) رکوع کرنا (۵) ایک رکعت میں دو سجدے کرنا (۶) قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بقدر بیٹھنا۔

## واجبات نماز ۱۴/ ھیں

(۱) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے خاص کرنا (۲) فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعت میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا (۳) فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعت میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا (۴) سورہ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا (۵) قرأت کے بعد رکوع اور رکوع کے بعد سجدہ میں ترتیب قائم رکھنا (۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (۷) جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا (۸) تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے





اچھی طرح ادا کرنا (۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا (۱۱) امام کو فجر، مغرب، عشا، جمعہ، عیدین، تراویح، اور رمضان شریف کی وتروں میں آواز سے قرأت کرنا ظہر، عصر، وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا (۱۲) لفظ سلام سے نماز ختم کرنا (۱۳) وتر کی نماز میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔ (۱۴) دونوں عیدوں میں زائد تکبیریں کہنا۔ (عالمگیری ۷۸)

## سجدہ سھو کب واجب ھوتا ھے

سجدہ سہو ۶/ چیزوں سے واجب ہوتا ہے جب کہ یہ چیزیں بھول کر کی جائیں۔

(۱) کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے (۲) کسی فرض کو مقدم

یعنی پہلے کرلینے سے (۳) کسی فرض کو دہرا دینے سے
(۴) کسی واجب کے چھوٹ جانے سے (۵) کسی واجب
میں تاخیر ہوجانے سے (۶) کسی واجب کی کیفیت بدل
دینے سے ۔مثلاً سورہ فاتحہ کو سورت کے بعد پڑھنا۔
(مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر، باب سجود السہو)

## جماعت کی نماز چھوڑنے کی گنجائش

جن حالات (اعذار) میں مسجد کی جماعت کی نماز چھوڑنے
کی گنجائش ہے وہ یہ ہیں:
(۱) لباس، بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا (۲) مسجد کے راستے
میں سخت کیچڑ کا پایا جانا (۳) بارش کا بہت تیز ہونا (۴)
سردی کا سخت ہونا کہ مسجد جانے میں شدید تکلیف ہو۔
(۵) مسجد جانے میں مال اور اسباب کے چوری ہونے کا





خوف ہو (۶) مسجد جانے میں راستے پر کسی دشمن کے مل
جانے کا خوف ہو (۷) مسجد میں کسی قرض خواہ کے مل جانے
کا خوف ہو اور اس سے تکلیف پہنچ جانے کا اندیشہ ہو، بشرطیکہ
قرض کے ادا کرنے کی وسعت نہ ہو (۸) اندھیری رات ہو کہ
راستہ نہ دکھائی دیتا ہو؛ لیکن اگر روشنی کا سامان مہیا
ہو، تو جماعت میں شرکت کرے (۹) رات کا وقت ہو اور سخت
آندھی ہو (۱۰) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو کہ جماعت میں
جانے سے مریض کو تکلیف پیش آنے کا خوف ہو۔ (۱۱) کھانا
تیار ہو اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں دل نہ لگنے کا خوف
ہو (۱۲) پیشاب یا پاخانہ کا شدید تقاضہ ہو (۱۳) سفر کرنے
کا ارادہ رکھتا ہو اور گاڑی چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو (۱۴) کوئی
ایسا آدمی ہو کہ چل پھر نہ سکتا ہو۔ (مراقی الفلاح:۱۱۱، دار الکتب العلمیۃ)

# نماز کی سنتوں کا بیان

نماز میں کل اکاون سنتیں ہیں۔

## قیام کی گیارہ ۱۱/سنتیں

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا، یعنی سر کو نہ جھکانا (۲) دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا اور پیروں کی انگلیاں قبلے کی طرف رکھنا (۳) مقتدی کی تکبیر تحریمہ کا امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا (۴) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا (۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا (۶) انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی زیادہ نہ کھلی رکھنا نہ زیادہ بند (۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا (۸) چھنگلیاں اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا (۹) درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا





(۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا (۱۱) ثنا پڑھنا۔

(نور الایضاح مع المراقی: ۹۴)

## قرأت کی سات سنتیں

(۱) تعوذ یعنی اعوذ باللہ پڑھنا (۲) تسمیہ یعنی بسم اللہ پڑھنا (۳) آہستہ سے آمین کہنا (۴) فجر اور ظہر میں طوال مفصل یعنی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک، عصر اور عشا میں اوساطِ مفصل یعنی سورہ بروج سے سورہ لم یکن تک اور مغرب میں قصارِ مفصل یعنی سورہ اذا زلزلت سے سورہ ناس تک کی سورتیں پڑھنا (۵) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا (۶) نہ زیادہ جلدی پڑھنا اور نہ زیادہ ٹھہر کر؛ بل کہ درمیانی رفتار سے پڑھنا (۷) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (نور الایضاح مع المراقی: ۹۵)

## رکوع کی آٹھ سنتیں

(۱) رکوع کی تکبیر کہنا (۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا (۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا (۴) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا (۵) پیٹھ کو بچھا دینا (۶) سر اور سرین کو برابر رکھنا (۷) رکوع میں کم از کم تین بار سُبحانَ رَبِّیَ العَظِیم کہنا (۸) رکوع سے اٹھنے میں امام کو "سمع اللہ لمن حمدہ" اور مقتدی کو "ربنا لک الحمد" اور منفرد کو دونوں کہنا۔

(نور الایضاح مع المراقی:۹۶)

## سجدے کی بارہ سنتیں

(۱) سجدے کی تکبیر کہنا (۲) سجدے میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا (۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا (۴) پھر ناک رکھنا (۵) پھر پیشانی رکھنا (۶) دونوں ہاتھوں





کے درمیان سجدہ کرنا (۷) سجدے میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا (۸) پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا (۹) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا (۱۰) سجدے میں کم از کم تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھنا (۱۱) سجدے سے اٹھنے کی تکبیر کہنا (۱۲) سجدے سے اٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک، پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

(نور الایضاح مع المراقی:۹۷)

## قعدہ کی تیرہ سنتیں ھیں

(۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور پیر کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا (۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا (۳) تشہد میں أشهد أن لاإله پر

شہادت کی انگلی کو اٹھانا اور ’’إلا الله‘‘ پر جھکا دینا (۴) قعدۂ
اخیرہ میں درود شریف پڑھنا (۵) درود شریف کے بعد
دعائے ماثورہ پڑھنا، ان الفاظ میں جو قرآن اور حدیث
کے مشابہ ہوں (۶) دونوں طرف سلام پھیرنا (۷) سلام کی
ابتدا داہنی طرف سے کرنا (۸) امام کا مقتدیوں، فرشتوں
اور صالح جنّات کی نیت کرنا (۹) مقتدی کا امام اور فرشتوں
اور صالح جنات اور دائیں، بائیں کے مقتدیوں کی نیت
کرنا (۱۰) منفرد کا صرف فرشتوں کی نیت کرنا (۱۱) مقتدی
کا امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا (۱۲) دوسرے سلام کی
آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔
(۱۳) مسبوق (یعنی جس کی رکعت چھوٹ گئی ہو) کا امام
کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔　(نور الایضاح مع المراقی،۱۱)





## مستحباتِ نماز

نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں ان کی ادائیگی سے نماز کا
ثواب بڑھ جاتا ہے:
(۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں
نکال لینا (۲) رکوع سجدہ میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ
تسبیح کہنا۔ (۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور
رکوع میں قدموں پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام
کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا (۴) جتنا ہو سکے کھانسی
کو روکنے کی کوشش کرنا (۵) جمائی لیتے وقت منھ بند
رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی
حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منھ چھپانا۔
(نور الایضاح مع المراقی:۱۰۲)

## مکروہات نماز

ان کی وجہ سے نماز کا ثواب کم ہو جاتا ہے:

(۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے روکنا یا سمیٹنا (۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا (۴) معمولی کپڑوں میں جن کو پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا (۵) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا کوئی اور ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے میں دشواری ہوتی ہو (۶) سستی اور بے پرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا (۷) پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا (۸) انگلیاں چٹخانا (۹) بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹا باندھنا (۱۰) کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں





مضائقہ نہیں (۱۱) مردوں کا سجدہ میں کلائیاں زمین پر بچھانا (۱۲) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو (۱۳) اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے، پچھلی صف میں کھڑا ہونا (۱۴) کمر یا کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رکھنا (۱۵) قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا (۱۶) کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینہ سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا (۱۷) بلا عذر چارزانوں (یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا (۱۸) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۱۹) قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔ (۲۰) آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگانے کے لیے بند کرے تو مکروہ نہیں

(۲۱) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن قدم اگر محراب سے باہر ہو تو مکروہ نہیں (۲۲) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں (۲۳) چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکے (۲۴) نماز میں انگڑائی لینا (۲۵) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا (۲۶) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (۲۷) جہاں پر کسی جاندار کی تصویر ہو اس کے دائیں بائیں اور اس کے سامنے نماز پڑھنا (۲۸) آیتوں کو یا تسبیحات کو انگلیوں پر گننا (۲۹) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

(نورالایضاح مع المراقی: ۱۲۴/۱۳۴)





## مفسدات نماز

ان چیزوں کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے:

(۱) نماز کی حالت میں بات کرنا، جان کر ہو یا بھول کر، تھوڑی ہو یا زیادہ (۲) نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر ''آمین'' کہنا (۳) کسی درد یا تکلیف کی وجہ سے کراہنا، آہ اُوہ یا اُف کرنا (۴) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا (۵) قرآن مجید پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا کہ جس سے معنی بدل جائے۔ (۶) نماز کی حالت میں کوئی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں (۷) نماز پڑھتے ہوئے کوئی چیز کھا لینا (۸) قبلہ کی طرف سے بغیر کسی عذر کے سینہ پھیر لینا (۹) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (۱۰) نماز میں کوئی فرض چھوڑ دینا (۱۱) امام سے آگے بڑھ جانا

(۱۲) سلام کرنا (۱۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو
یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا (۱۴) کسی بری خبر پر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ" پڑھنا، یا کسی اچھی خبر پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا۔
(۱۵) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی
قرأت بتانا (۱۶) سترکھل جانے کی حالت میں ایک رُکن کی
مقدار ٹھہرنا (۱۷) دعامیں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں
سے مانگی جاتی ہے مثلاً یا اللہ آج مجھے سو روپے دے
دے۔ (۱۸) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے
ہنسنا۔ (نورالایضاح مع المراقی:۱۱۸،۱۲۲۔عالمگیری:۱/۱۰۹،۱۱۷)

## وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

(۱) طلوعِ آفتاب: سورج نکلنے کے وقت سے اس کی روشنی
تیز ہونے تک (یعنی تقریباً پندرہ، بیس منٹ کا وقت





ہوتا ہے) (۲) زوالِ آفتاب: (سورج کے آسمان میں
بالکل بیچ میں ہونے کے وقت یہاں تک کہ ڈھل جائے)
(۳) غروبِ آفتاب: سورج کے غروب ہونے کے وقت۔
(عالمگیری:۱/۵۸)

ان کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں جن میں صرف نفل نماز
پڑھنا مکروہ ہے، فرض نماز کی قضا، نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت
بلا کراہت جائز ہے۔ (۱) فجر کی نماز کے بعد سورج کے نکلنے
تک (۲) عصر کی نماز کے بعد سورج کے ڈوبنے تک۔
(بخاری:۵۶۱، عن ابی سعید الخدریؓ)

## نماز پڑھنے کی ترکیب

نماز پڑھنے کے لیے باوضو قبلہ کی طرف رُخ کر کے
کھڑا ہو جائے اور جو نماز پڑھنا ہو اس کی نیت دل میں

کرلے جیسے فجر کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھ رہا ہوں یہ نیت
زبان سے بھی کرنا بہتر ہے۔
نیت کے بعد ہاتھ کان کی لَو تک اٹھا کر تکبیر تحریمہ 'اللہ اکبر'
کہے اور دونوں ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لے، پھر ثنا
پڑھے 'سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ الخ' پھر تعوذ پڑھے 'اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
الخ' پھر تسمیہ پڑھے 'بِسْمِ اللّٰهِ الخ' پھر سورۂ فاتحہ پڑھے:
'اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الخ' سورۂ فاتحہ پڑھنے کے
بعد بالکل آہستہ سے 'آمین' کہے پھر 'بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ' پھر قرآن کی کوئی سورت پڑھے مثلاً 'اِنَّآ
اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ الخ' پھر 'اَللّٰهُ اَكْبَرُ' کہہ کر رکوع
میں جائے۔ (پہلے بڑی سورۃ پڑھے بعد میں چھوٹی سورۃ
پڑھے) پھر رکوع کی تسبیح 'سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ' کم سے





کم تین بار پڑھے پھر 'سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ' کہتے ہوئے
اطمینان سے سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر 'رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ' کہے اگر امام کے پیچھے ہو تو امام کے 'سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهٗ' کہنے کے بعد 'رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ' کہے پھر
'اَللّٰهُ اَكْبَرُ' کہتے ہوئے سجدہ میں جائے اور سجدہ کی تسبیح
'سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى' کم سے کم تین بار پڑھے، پھر 'اَللّٰهُ
اَكْبَرُ' کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لیے سیدھا کھڑا ہو
جائے، پھر اسی طرح 'بِسْمِ اللّٰهِ' پڑھے، سورۂ فاتحہ یا کوئی
اور سورۃ پڑھے مثلاً 'قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الخ' اسی طرح رکعت
پوری کر کے قاعدہ میں بیٹھ جائے، پھر تشہد پڑھے 'اَلتَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ الخ' پھر درود شریف پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ الخ پھر دعائے ماثورہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ

نَفْسِيْ الخ، پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ" کہتے ہوئے پہلے دائیں جانب پھر بائیں جانب سلام پھیرے، اس طرح دو رکعت نماز پوری ہوئی، اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو تو تشہد کے بعد فوراً تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے اور مذکورہ طریقے کے مطابق بقیہ رکعتیں پوری کر کے قعدۂ اخیرہ میں بیٹھ جائے اور تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔ (نور الایضاح مع المراقی: ۱۰۴۔۱۰۷)

## جمعہ کے اعمال

جمعہ کے روز چھ اعمال جن پر عمل کرنے سے ایک سال کے نفل روزوں اور ایک سال کی نفل نمازوں کا ثواب ہر ہر قدم پر ملتا ہے (۱) غسل کرنا (۲) مسجد جلدی جانا (۳)





مسجد پیدل جانا (۴) امام کے قریب بیٹھنا (۵) کوئی بے کار کام نہ کرنا (۶) خطبہ غور سے سننا۔ (ابوداود: ۳۴۵)

## جمعہ کے دیگر اعمال

جمعہ کی صبح اور دنوں سے کچھ پہلے اٹھنا، صاف کپڑے پہننا، اگر صفیں پُر ہوں یعنی بھری ہوئی ہوں، تو صفوں کو پھاند کر آگے نہ بڑھنا۔ (ابوداود: ۳۴۷)

سورۂ کہف پڑھنا، درود شریف کثرت سے پڑھنا۔ (مستدرک: ۳۳۹۲و۳۵۷۷)

دونوں خطبوں کے درمیان دل دل میں دعا کرنا، البتہ زبان سے دعا نہ کرنا، تلاوت کرنا، اور درود شریف پڑھنا، (خطبہ کے درمیان مکروہ و منع ہے) غروبِ شمس سے پہلے یعنی مغرب کی اذان سے چند منٹ پہلے دعا کا اہتمام کرنا

کیوں کہ یہ مقبولیت کی گھڑی ہے۔

(ابوداود: ۱۰۴۸، عن جابر بن عبد اللہؓ)

## عورتوں کی نماز میں خاص فرق

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھائے؛ لیکن ہاتھوں کو دوپٹہ سے باہر نہ نکالے (۲) سینے پر ہاتھ باندھے اور صرف داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دے اور دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے خوب ملائے رکھے اور دونوں پیر کے ٹخنوں کو بالکل ملادے (۳) سجدے میں عورت پاؤں کھڑے نہ کرے؛ بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور باہنیں دونوں پہلوؤں سے ملادے اور دونوں باہنوں کو زمین پر رکھ دے (۴) قعدہ میں جب





بیٹھے، تو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور دونوں ہاتھوں کو ران پر رکھ دے، اور انگلیاں خوب ملا کر رکھے۔

(مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۲۷۸ تا ۲۸۵)

## فرض نماز کے بعد کی دعائیں

(۱) ایک مرتبہ اللہ اکبر اور تین مرتبہ استغفار پڑھنا:

(۲) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْكَ السَّلاَمُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلاَلِ وَالْاِكْرَامِ۔ (مسلم: ۱۳۶۲)

ترجمہ: خدایا! تو ہی سلامتی والا ہے، اور تیری ہی جانب سے سلامتی حاصل ہوتی ہے، اے عزت اور بزرگی والے! تیری ذات بابرکت ہے۔

(۳) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ترجمہ: ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی ساجھی نہیں، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کی ہے، اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

(۴) اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (مسلم:۱۰۹۹،)

اے اللہ! جو چیز تو عطا کرے، اس سے کوئی روکنے والا نہیں، اور جس کو تو روک دے، اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے قہر سے دولت مند کو اس کی دولت مندی بھی فائدہ نہیں دے سکتی۔

(۵) تسبیحات فاطمہ پڑھنا (۳۳/مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳/مرتبہ الحمد اللہ، ۳۴/مرتبہ اللہ اکبر)





(٦) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. (مستدرک: ۵۱۹۴، عن معاذؓ)

اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت کی توفیق عطا فرما۔

## زکوٰۃ کا بیان

اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے، شریعت اسلامیہ میں زکوٰۃ کی بھی بہت بڑی اہمیت ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ ○ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ۔ (۴۱۔فصلت:۶۔۷)

ترجمہ: اور خرابی ہے مشرکین کے لیے، جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔

## زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

آپ ﷺ نے فرمایا: جولوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں، اللہ ان پر قحط کی مصیبت ڈال دیتے ہیں۔ (مستدرک:۲۵۷۷) دوسری حدیث میں ہے کہ جولوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں، سزا میں ان سے بارش روک لی جاتی ہے، اگر جانور نہ ہوں، تو ذرا بھی بارش نہ ہو۔ (ابن ماجہ:۴۰۱۹)

## زکوٰۃ ادا کرنے کے دنیوی فائدے

آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مال کی زکوٰۃ ادا کرے، تو اس کا مال شر سے دور ہو جاتا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ:۲۳۳۶)

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے کے ذریعہ محفوظ بناؤ اور اپنے بیماروں کا علاج یہ کرو کہ صدقہ دو اور دعا کرو اور اللہ کے





سامنے عاجزی کرنے کے ذریعہ آنے والی مصیبتوں کی موجوں کو دور کرو۔ (مراسیل ابی داود:۱/۱۲۸)

# زکوٰۃ کے چند ضروری مسائل

## زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

(۱) زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے بہت بڑا مالدار ہونا ضروری نہیں، جو عورت یا مرد ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر روپیہ یا تجارت کے مال کا مالک ہو وہ شریعت میں مالدار ہے اور اس پر زکوٰۃ فرض ہے (شامی مع الدر:۳/۲۱۰)

(۲) کسی کے پاس کچھ سونا ہے اور کچھ چاندی ہے یا کچھ تجارت کا مال ہے، کسی کا نصاب بھی پورا نہیں؛ لیکن اگر

سب کو ملا کر دیکھا جائے اور مجموعہ کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کے برابر ہو جائے، تو اس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے، اگر اس قیمت سے کم ہو تو فرض نہیں۔ (شامی مع الدر: ۳/ ۲۱۰)

(۳) پہننے کے کپڑے، گھر کا سامان، سواری کی گاڑی اور گھر کے فرنیچر پر کوئی زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

(الدر مع الرد: ۳/ ۱۷۰)

(۴) زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس مال پر سال گزر جائے، جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا روپیہ یا تجارت کا مال ہو تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، اگر سال پورا ہونے سے پہلے مال جاتا





رہا تو زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔ (الدر مع الرد: ۳/ ۱۷۳)

(۵) سال کے اندر اندر اگر مال گھٹ جائے اور سال ختم ہونے سے پہلے ہی اتنا مال پھر آجائے کہ اس کو باقی مال میں جوڑ دے تو اس حد کو پہنچ جائے جس پر زکوٰۃ فرض ہے تب بھی زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔ غرض یہ کہ بیچ سال میں مال کے کم ہو جانے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی۔

(عالمگیری: ۱/ ۱۷۵)

## زکوٰۃ کس کو دیں اور کیسے ادا کریں

(۱) زکوٰۃ ادا ہونے کی شرط یہ ہے کہ جس کو زکوٰۃ دینا درست ہو، اس کو زکوٰۃ کی رقم کا مالک بنا دیا جائے۔ زکوٰۃ کی رقم سے مسجد بنانا، لاوارث مردہ کے کفن میں لگانا درست نہیں۔

(الدر مع الرد: ۳/ ۲۶۳)

(۲) ماں باپ دادا، دادی، نانا، نانی (اوپر تک) بیٹا، بیٹی ، پوتا، پوتی (جتنے دور تک چلے جائیں) ان سب کو زکوٰۃ کی رقم دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (ہدایہ:۱/۱۸۶)

(۳) بھائی، بہن، بھتیجی، بھانجی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں اِن کو دینا درست ہے بشرطیکہ زکوٰۃ کے مستحق ہوں اور سید نہ ہوں۔

(عالمگیری:۱/۱۹۰)

(۴) جس کے پاس اتنا مال ہو یا ضرورت سے زیادہ اتنا سامان ہو، جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کا ہوسکتا ہے، تو اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے؛ کیوں کہ یہ شخص شریعت میں مالدار ہے اور جس کی مالی حیثیت اس سے کم ہو، اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ بہت سی عورتیں بیوہ ہوتی ہیں، مگر ان کے پاس اتنا زیور ہوتا ہے، جس پر شریعت میں زکوٰۃ





فرض ہوتی ہے، ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

(شامی:۳/۲۶۶)

(۵) جس مال پر زکوٰۃ فرض ہو، سال پورا ہونے پر اس میں سے پورے مال کا چالیسواں حصہ یا چالیسویں کی نقد قیمت ادا کرے، یعنی سو روپیہ میں ڈھائی روپیہ اور ہزار روپیہ میں پچیس روپیہ کا حساب لگالے۔ (ہدایہ:۱/۱۶۵)

(۶) زکوٰۃ کی نیت کے بغیر روپے دے دیا، تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، وہ نفلی صدقہ ہوا، ایسا ہوجائے تو زکوٰۃ پھر سے ادا کرے۔ (ہدایہ:۱/۱۶۸)

(۷) شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو زکوٰۃ دے دے، تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (عالمگیری:۱/۱۸۰)

(۸) زکوٰۃ کی رقم کسی کافر کو نہیں دی جاسکتی۔ (عالمگیری:۱/۱۸۸)

(۹) اگر کسی کو ہدیہ کے نام سے کچھ دیا، مگر دل میں یہ نیت ہے کہ زکوٰۃ دیتا ہوں، تب بھی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔

(عالمگیری: ۱/ ۱۸۹)

## روزے کا بیان

اسلام کا چوتھا رکن رمضان کے روزے رکھنا ہے، روزہ بدنی عبادت ہے جو پہلی امتوں پر بھی فرض تھا جیسا کہ سورۂ بقرۃ میں ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝١٨٣ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ.

(۲۔ البقرۃ: ۱۸۳۔۱۸۴)

ترجمہ: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ





تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیزگار بنو، یہ روزے چند دن کے ہیں"۔

## روزے کی فضیلت

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور بعض روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دئے جاتے ہیں۔ (بخاری: ۱۸۹۹)

## روزہ نہ رکھنے پر وعید

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان میں بغیر عذر اور مرض کے ایک دن روزہ نہ رکھا، تو ساری عمر روزہ رکھنا بھی اس کا بدل نہ ہوگا۔ (بخاری: ۱۹۳۴)

## روزے کی حفاظت ضروری ہے

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹی بات اور غلط کام نہ چھوڑے، تو اللہ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ (گناہوں کو چھوڑے بغیر) محض کھانا پینا چھوڑ دے۔

(بخاری: ۱۹۰۳)

معلوم ہوا کہ کھانا پینا اور جنسی تعلقات چھوڑنے سے روزہ کامل نہیں ہوتا؛ بل کہ روزے کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھنا لازم ہے، روزہ منہ میں ہو اور آدمی بدکلامی کرے، غیبت کرے، یہ اس کے لیے مناسب نہیں ہے۔

## روزے کے چند ضروری مسائل

(۱) بغیر سحری کے روزہ ہو جاتا ہے، البتہ سحری کھانا سنت ہے، اگر خواہش نہ ہو، تب بھی پانی پی کر یا کچھ تھوڑا بہت





کھا کر سنت ادا کر لے۔ (عالمگیری: ۱/ ۳۰۰)

(۲) عطر اور پھول کی خوشبو سونگھنا روزے میں جائز ہے؛ لیکن لوبان، اگربتی وغیرہ دھونی سلگا کر اپنے ارادے سے سونگھنا شروع کیا اور دھواں حلق میں چلا گیا، تو روزہ ٹوٹ جائے گا، بیڑی، سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(قاضی خان علیٰ ہامش الہندیہ: ۱/ ۲۰۸)

(۳) کلی کرتے ہوئے اگر پانی حلق میں چلا گیا اور روزہ یاد تھا، تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا واجب ہے۔

(عالمگیری: ۱/ ۲۰۲)

(۴) ناک کی رینٹ نگل جانے اور اپنے منہ کا بلغم یا تھوک نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(عالمگیری: ۱/ ۲۰۳)

(۵) روزے میں ناس (سونگھنی) سونگھایا کان میں تیل ڈالا، تو روزہ ٹوٹ گیا؛ البتہ اگر کان میں پانی ڈالا یا خود سے چلا گیا، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (الدر مع الرد: ۳/۲۲۷)

(۶) کسی کو قے آ گئی، پھر اپنے اختیار سے اسے واپس لوٹا لیا، تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(قاضی خان علیٰ ہامش الھندیہ: ۱/۲۰۴)

(۷) اگر جاگتے میں شہوت کے ساتھ منی خارج کی، تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (شامی: ۳/۳۳۱)

(۸) روزہ میں مسواک کرنا، سرمہ لگانا اور تیل لگانا درست ہے۔ ہاں! روزہ کی حالت میں منجن ٹوتھ پاؤڈر، ٹوتھ پیسٹ وغیرہ سے دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔

(البحر الرائق: ۲/۲۷۹)





## حج کا بیان

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے، نماز اور روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ وصدقات مالی عبادت ہے اور حج مالی عبادت بھی ہے اور بدنی بھی، اس میں پیسہ بھی خرچ ہوتا ہے اور مشقت بھی اٹھانی پڑتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ.

(۳۔ آل عمران: ۹۷)

ترجمہ: اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا لازم ہے اس شخص پر جو کہ طاقت رکھے وہاں تک راستہ کی اور جو شخص منکر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہے۔

آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ استطاعت کیا چیز ہے، جس کی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: سفرخرچ اور سواری۔ (ابن ماجہ:۲۸۹۶)

اس سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ تک آنے جانے اور حج کے اخراجات ملکیت میں ہونے سے حج فرض ہو جاتا ہے۔

## حج کی فضلیت

آپ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا: اس کے بعد کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کیا گیا پھر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حج جس میں گناہ نہ کئے ہوں اور ریا کاری نہ ہو۔

(بخاری:۱۵۱۹، عن ابی ہریرہؓ)





ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ (بخاری:۱۷۷۳، عن ابی ہریرہؓ)

## حج نہ کرنے پر وعید

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو سخت مجبوری یا ظالم بادشاہ یا روکنے والا مرض نہ روکے اور بلا حج کئے مرجائے تو چاہے یہودی ہو کر مرجائے اور چاہے تو نصرانی ہو کر مرجائے۔ (بیہقی:۸۴۴۳، عن ابی امامہؓ)

خدا کی پناہ! اس قدر سخت وعید ہے معلوم ہوا کہ جن لوگوں پر حج فرض ہوا اور انہوں نے بغیر شرعی عذر کے چھوڑ دیا تو ان کے برے خاتمے کا اندیشہ ہے۔

## حج کے فرائض

جس طرح نماز میں فرائض و واجبات اور سنن ہیں، اسی طرح

حج میں بھی ہیں ۔انہیں ذیل میں لکھا جاتا ہے، ان کو خوب ذہن نشین کر لیں۔

## حج میں تین فرض ہیں

(۱) دل سے حج کی نیت کر کے تلبیہ یعنی "لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ" اخیر تک پڑھنا اس کو احرام کہتے ہیں (۲) نویں ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے لے کر دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں ٹھہرنا، اگرچہ ذرا سی دیر کے لیے ہو (۳) طواف زیارت، جو وقوف عرفات کے بعد کیا جاتا ہے۔ ان تینوں فرائض میں سے اگر کوئی بھی چھوٹ جائے، تو حج نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم دینے سے بھی نہیں ہوگی۔ (شامی: ۳/ ۴۱۴، ۴۱۵)





## حج کے واجبات

حج کے واجبات چھ ہیں:

(۱) مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا (۲) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (۳) رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا (۴) قارن اور متمتع کا قربانی کرنا (۵) حلق یعنی سر کے بال منڈوانا یا تقصیر یعنی کتروانا (۶) آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کو طواف وداع کرنا۔

نوٹ: واجبات حج کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے، تو حج ہو جائے گا، خواہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر؛ لیکن اس کی جزا لازم ہوگی۔ (الرد المحتار، ۴۱۱)

## حج کی سنتیں

(۱) مفرد آفاقی اور قارن کا طوافِ قدوم کرنا۔ (شامی: ۳/ ۴۴۸)

(۲) طواف قدوم میں رمل اور اضطباع کرنا (اگر اس کے بعد سعی کرنا ہو، تو اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی نہ کی، تو طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنی ہوگی اور اس وقت طوافِ زیارت میں رمل کرنا ہوگا)۔ (شامی:۳/ ۳۹۴)

(۳) آٹھویں ذی الحجہ کی صبح کو منیٰ کے لیے روانہ ہونا اور وہاں پانچوں نمازیں پڑھنا۔ (مسائل حج مکمل ومدلل:۲۸۷)

(۴) طلوع آفتاب کے بعد نویں ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہونا۔ (حوالہ بالا:۲۸۸)

(۵) عرفات سے غروب آفتاب کے بعد حج کے امام سے پہلے روانہ نہ ہونا۔ (عالمگیری:۱/ ۲۳۰)

(۶) عرفات سے واپس ہو کر رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

(رحمۃ اللہ الواسعہ:۴/ ۲۰۲)





(۷) عرفات میں غسل کرنا۔ (الاختیار لتعلیل المختار:۱۶۰)

(۸) منیٰ کے دنوں میں رات کو منیٰ میں رہنا۔

(تاتارخانیہ:۳/ ۵۳۴)

سنت کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً ترک کرنا برا ہے اور ان کے ادا کرنے سے ثواب ملتا ہے اور ان کے چھوڑنے سے جزا لازم نہیں آتی۔

## ایک ضروری تنبیہ

یہ چاروں چیزیں (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج) دین کا اہم حصہ ہیں، مکمل دین نہیں۔ بنیادی طور پر دین کے پانچ شعبے ہیں اور آدمی مکمل دیندار اسی وقت ہوگا، جب اس کی زندگی میں یہ پانچوں شعبے کامل طور پر موجود ہوں گے۔ اس لیے ان شعبوں کو اپنی زندگی میں لانے کی فکر کرنی چاہیے۔

## ۳۔ معاملات کا بیان

اللہ پاک نے اپنے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ جس طرح امت کو عقائد و عبادات کے بارے میں ہدایت دی ہے، اسی طرح خرید و فروخت اور تجارت وغیرہ معاملات کے بارے میں بھی (جو بہ ظاہر انسان کی خالص دنیوی ضرورت ہے) ہدایت فرمائی ہے؛ لہٰذا اس شعبہ سے متعلق شریعت محمدی کی پابندی کرنا بھی عین عبادت ہوگا؛ اس لیے ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ کمانے میں حرام وحلال کا دھیان رکھے، اختصار کی وجہ سے ہم نے معاملات کے متعلق بہت موٹی موٹی اور اہم باتیں لکھنے کی کوشش کی ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ فقہ کی کتابوں سے حلال پیشے معلوم کریں





جو حضرات تجارت یا ملازمت کرنا چاہتے ہیں، وہ پہلے اس تجارت و ملازمت کا شرعی حکم علما کرام سے معلوم کرلیں۔

قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫

(۴۔ النساء: ۲۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! مت کھاؤ کسی کا مال ناحق طریقے سے مگر یہ کہ تجارت ہو آپس میں رضامندی سے"۔

یہ آیت دین کے انتہائی اہم رکن سے متعلق ہے اور وہ اہم رکن "معاملات کی درستی اور اس کی صفائی" ہے۔ یعنی انسان

کامعاملات میں اچھا ہونا' دین کا بہت اہم باب ہے؛ لیکن
افسوس کی بات ہے کہ یہ دین کا جتنا اہم باب ہے، ہم نے اتنا
ہی اس کو اپنی زندگی سے خارج کر رکھا ہے، ہم نے دین کو
صرف چند عبادات مثلاً: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، عمرہ، وظائف
اوراوراد میں منحصر کرلیا ہے؛ لیکن روپے پیسے کے لین دین
کاجو باب ہے، اس کو ہم نے بالکل آزاد چھوڑا ہوا ہے،
گویا کہ دین سے اس کا کوئی تعلق ہی نہیں، حالاں کہ اسلامی
شریعت کے احکام کا جائزہ لیا جائے، تو نظر آئے گا کہ عبادات
سے متعلق جو احکام ہیں، وہ صرف ایک چوتھائی ہیں، جب کہ
تین چوتھائی احکام معاملات اور معاشرت سے متعلق ہیں۔

## حلال کمائی کرنا فرض ہے

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال کا طلب کرنا (نماز، روزہ





وغیرہ) کے فریضہ کے بعد فرض ہے۔

(مسند الشہاب: ۱۲۱، عن عبداللہ بن مسعودؓ)

ظاہر ہے کہ جو چیز فرض ہوگی، اس میں ثواب بھی ہوگا۔
شریعت اسلامیہ میں حرام مال کمانے کی سخت ممانعت
ہے، جب کہ حلال کمانے کی بڑی ترغیب ہے۔شریعت
نے حرام طریقوں کی مکمل نشان دہی کردی ہے کہ ان کے
ذریعہ مال نہ کمائیں۔تجارت میں سچائی اور امانت داری
کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی بڑی فضلیت بیان کی گئی ہے۔

## سچے تاجر کا درجہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر' قیامت
کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

(ترمذی: ۱۲۰۹، عن ابی سعیدؓ)

یہ تاجروں کے لیے بہت بڑی خوشخبری ہے،سچائی اور امانت داری کا خیال رکھیں،تو کسب معاش کے عمل میں عظیم ثواب پاسکتے ہیں، اسی طرح قرآن میں اللہ نے حلال کھانے کا حکم فرمایا ہے: اللہ پاک کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ. (۲۔البقرة:۱۷۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ، جو ہم نے تم کو دی ہیں اور شکر کرو اللہ کا، اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

اس آیت شریفہ میں پاکیزہ چیزوں کے کھانے کا حکم فرمایا، اسی طرح حدیث میں حرام مال کے وبال کو بیان





کیا گیا ہے۔

## حرام غذا کی نحوست

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے اور پاک ہی قبول کرتا ہے، آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جو لمبے سفر میں ہو، بال بکھرے ہوئے ہوں، بدن پر غبار لگا ہوا ہو، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر "یارب یارب" کہتا ہو اور اس کا کھانا حرام ہو اور پینا حرام ہو اور لباس حرام ہو اور اس کی غذا بھی حرام ہو، ان سب چیزوں کے باوجود اس کی دعا کیسے قبول ہو۔

(مسلم:۲۳۹۳،عن ابی ہریرہؓ)

آج کل بہت سی دعائیں مانگی جاتی ہیں، لیکن دعائیں قبول نہیں ہوتیں، لوگ شکایت کرتے پھرتے ہیں کہ

دعاؤں کا اس قدر اہتمام کیا اور اتنی بار دعا کی؛ لیکن کہاں دعاء قبول ہوئی۔ شکایت کرنے والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا حال دیکھیں اور وہ اپنی زندگی کا جائزہ لیں اور ہر شخص غور کرے کہ میں حلال کتنا کھاتا ہوں اور حرام کتنا۔ اور جو کپڑے پہنتا ہوں، وہ حرام آمدنی سے ہے یا حلال آمدنی سے؛ اگر روزی حرام ہے یا لباس حرام ہے، تو اس کو چھوڑ دے، ان شاء اللہ ضرور دعاء قبول ہوگی۔

## حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمان کی طرح جھک جاؤ اور روزہ رکھتے رکھتے تانت کی طرح دبلے ہو جاؤ، تو جب تک حرام سے نہ بچو گے، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال قبول نہیں فرمائے گا۔





## متقی بننے کا طریقہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک متقی (اللہ سے ڈرنے والا) نہیں بن سکتا، جب تک حرام سے بچنے کی خاطر حلال سے بھی نہ بچے۔ (ترمذی: ۲۴۵۱، عن عطیۃ السعدی ؓ)

مطلب یہ کہ بعض چیزیں بہ ظاہر حلال ہوتی ہیں؛ لیکن اس کے بارے میں اگر دل میں وسوسہ آئے، تو اس کو بھی چھوڑ دینا چاہیے۔

## شبہ والے مال سے بھی بچو

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی ایک بات یاد رکھی ہے اور وہ یہ کہ جو چیز شک میں ڈالے، اس کو چھوڑ کر اس چیز کی طرف بڑھ، جو شک میں نہ ڈالے؛ کیوں کہ صحیح چیز میں اطمینان ہوتا ہے

اور نادرست میں شک ہوتا ہے۔ (ترمذی:۲۵۱۸،عن حسن بن علیؓ)

## قرض کے بارے میں تنبیہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ بخش دیا جاتا ہے۔ (مسلم:۱۸۸٦،عن عبداللہ بن عمروؓ)

تشریح : قرض بہت بری بلا ہے، بہت ہی مجبوری میں لیا جائے اور جیسے ہی انتظام ہو جائے فوراً ادا کر دے، پیسوں کی آمد پر ادائیگی منحصر نہ رکھے، دیکھو شہادت کتنی بڑی نیکی ہے، جان تک دے دی، اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؛ لیکن حقوق العباد پھر بھی معاف نہیں، جس کسی کا کوئی کچھ اپنے اوپر واجب ہو، خواہ قرض لیا ہو، خواہ کسی اور سبب سے کسی کا کوئی حق واجب ہو گیا ہو، اسے جلدی سے ادا کر دے، اپنی عبادتوں : نماز، روزہ اور ذکر و اذکار سے دھوکہ نہ کھائے۔





بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے زیادہ عبادت کر لی ہے، حق داروں کے حق اس سے دے دیں گے، یہ بڑی نا سمجھی کی بات ہے، دنیا میں ذرا سی حقیر دنیالی اور اس کے بدلے میں نماز، روزے دے کر خود دوزخ میں چلے گئے، یہ کیا سمجھ داری ہے؟ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ فرماتے ہیں کہ ”دو پیسے کے عوض سات سو مقبول نمازیں دینی ہوں گی“ مزید فرمایا کہ میں نے مولوی نصیر الدین (حضرت شیخؒ کے کتب خانہ کے منیجر) سے کہہ دیا ہے کہ لین دین میں حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھ۔ میری تو سات سو نمازیں مقبول نہیں ہیں۔ اب تو اپنے بارے میں سوچ لے کہ تیری کتنی مقبول ہیں“۔

## سود سے بچو!

جب کسی کو قرضہ دے، تو جتنا قرض دیا ہے، اسی قدر وصول

کرنا جائز ہے' یہ طے کرنا کہ زیادہ لوں گا (چاہے کتنا ہی کم پر
سینٹ (فی صد) ہو) یہ سود ہے، جس کا حرام ہونا سب کو معلوم
ہے، حدیث میں اس کے بارے میں سخت وعید ذکر کی گئی
ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس علاقہ میں سود اور زنا
عام ہو جاتا ہے، وہاں خدا کا عذاب ان پر حلال ہو جاتا ہے۔

(مستدرک: ۲۲۶۱، عن ابن عباس ؓ)

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم، جس کو
انسان کھالے' اور وہ جانتا ہے کہ یہ سود کا ہے، تو چھتیس مرتبہ
زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ (مسند احمدؒ: ۲۱۹۵۷)

## حرام کمائی کی چند صورتیں

حرام کمائی کی چند صورتیں تحریر کی جاتی ہیں۔

ویسے حرام کے شعبے بہت ہیں، ہر شخص اپنی آمدنی اور





اخراجات کی فکر کرلے۔

(۱) رشوت آج کل بہت عام ہے سب کو معلوم ہے کہ رشوت
حرام ہے، رشوت کا نام "ہدیہ" یا "تحفہ" رکھ لیا جائے تب بھی
حرام ہی رہتی ہے۔ (۲) سود کم ہو یا زیادہ، عوام سے
لیا جائے یا کسی ادارے سے، یہ سب حرام ہیں؛ اگرچہ اس کا
نام نفع رکھ لیا جائے۔ (۳) ہر وہ ملازمت حرام ہے، جس
میں گناہ کیا جاتا ہے؛ چوں کہ گناہ کرنا اور گناہ پر مدد کرنا؛
دونوں حرام ہے۔ (۴) حرام چیزوں کی تجارت حرام ہے
اور اس پر نفع بھی حرام ہے، مثلاً شراب، خنزیر، خون، مردار
گوشت، تصویریں، مورتیاں ان سب چیزوں کی خرید و
فروخت حرام ہے اور ان کی قیمت اور نفع بھی حرام ہے۔
(۵) جتنے بھی ناجائز ٹیکس ہیں، ان سب کا بھی وصول کرنا

حرام ہے، اس سلسلے کی تمام ملازمتیں بھی حرام ہیں اور ان کی
تنخواہ بھی حرام ہے۔ (٦) بیمہ پالیسی، سراسر جوا ہے، زندگی کا
بیمہ ہو یا مالِ تجارت کا، کارخانوں یا گاڑیوں کا، یہ سب حرام
ہے اور ان میں اپنی جمع کی ہوئی رقم سے جو کچھ زائد ملے، وہ
سب حرام ہے۔ (٧) جتنے بھی جوا کے طریقے ہیں، گھوڑ دوڑ
وغیرہ ان سب کی آمدنی حرام ہے۔ (٨) غصب، چوری،
ڈاکہ زنی کے ذریعہ جو کچھ حاصل کیا جائے اور لوگوں کو اغوا
کرکے جو ان پر رقم حاصل کی جائے، وہ بھی حرام ہے۔
(٩) جو لوگ پیری مریدی کا کام کرتے ہیں، ان کو اہل حق
سمجھ کر جو کچھ دیا جاتا ہے (حالاں کہ حقیقت میں وہ ایسے نہیں
ہیں) ان کے لیے وہ سب حرام ہے۔ (١٠) آج کل
عموماً میراث شریعت کے مطابق تقسیم نہیں کی جاتی، مرنے





والے کے بیٹے اپنی بہنوں کو اور ماؤں کو میراث نہیں
دیتے اور چونکہ میراث تقسیم نہیں ہوتی اس لیے یتیموں کے
حصے کا مال بھی ہڑپ کرلیا جاتا ہے، شرعاً جو مال دوسروں
کا ہے، اس کو اپنی ملکیت اور کام میں لانا حرام ہے، گرچہ
دینے والے نے بہ ظاہر کسی دباؤ میں خاموشی اختیار کرلی ہو۔

---

## (٤) معاشرت کا بیان

### حقوق العباد سے بے فکری

حقوق العباد کا معاملہ بہت اہم ہے، عام طور پر اس کی
پرواہ نہیں ہوتی، دین داری، بس نماز اور روزے کی حد
تک رہ گئی ہے، حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

تھے اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ستّر نافرمانیاں لے کر قیامت
کے میدان میں پہنچے، تو یہ اس کا ہلکا جرم ہے بہ نسبت اس
کے کہ وہ کسی بندہ کا ایک حق اپنے ذمہ لے کر میدان قیامت
میں حاضر ہو؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور بندے
محتاج ہیں، اس لیے ان کے حقوق کا دھیان رکھنا اور حقوق
العباد کے بوجھ سے بری ہونا نہایت اہم اور ضروری ہے۔

## مسلمان کسے کہتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان
اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(بخاری: ۱۰ و ۶۱۱۹، عن عبداللہ بن عمروؓ)

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس حدیث میں صرف مسلمانوں
کو تکلیف پہنچانے سے محفوظ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا





غیر مسلموں کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت اس حدیث میں
موجود نہیں۔ حالاں کہ یہ بات درست نہیں، یہ حکم مسلمان
اور غیر مسلم سب کے لیے برابر ہے کہ اپنی ذات سے غیر مسلم کو
بھی تکلیف پہنچانا جائز نہیں؛ بل کہ جانوروں کو بھی تکلیف
پہنچانا درست نہیں، ان کی بھی رعایت کرنا ضروری ہے،
البتہ اگر کافروں کے ساتھ جہاد ہو رہا ہو اور حالت جنگ کی
ہو، تو اس وقت تکلیف پہنچانا اور ان کی طاقت کو کمزور کرنا نہ
صرف جائز؛ بل کہ مطلوب ومحمود ہے۔ یہ حدیث درحقیقت
اسلام کے پانچ شعبوں میں سے ایک اہم شعبہ "معاشرت"
کی بنیاد ہے۔

## معاشرت کا مطلب

معاشرت کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی انسان

تنہا نہیں رہتا، اور جب وہ دنیا میں رہتا ہے، تو اس کو کسی نہ کسی سے واسطہ پڑتا ہے گھر والوں سے، دوستوں سے، پڑوسیوں سے، بازار والوں سے اور جس جگہ وہ کام کرتا ہے، وہاں کے لوگوں سے؛ لیکن سوال یہ ہے کہ جب دوسروں سے واسطہ پڑے، تو ان کے ساتھ کس طرح معاملہ کرنا چاہیے؟ کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟ اس کو معاشرت کے احکام کہا جاتا ہے۔ یہ بھی دین کا بڑا شعبہ ہے؛ لیکن ہماری نادانی اور بے عملی کی وجہ سے یہ شعبہ بالکل نظرانداز ہوکر رہ گیا ہے اور اس کو دین کا حصہ ہی نہیں سمجھا جاتا ہے۔

## معاشرت کی اہمیت قرآن میں

اللہ جل جلالہ نے بھی معاشرت کے احکام بیان کرنے کا اہتمام فرمایا ہے، قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے:





يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا. (۲۴-النور:۲۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے خاص رہائشی مکان کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو، یہاں تک کہ ان سے اجازت طلب کرو اور ان گھروں کے رہنے والوں کو سلام کرو۔

جب کسی دوسرے شخص کے گھر میں جاؤ، تو اندر داخل ہونے سے پہلے اجازت لے لو کہ میں اندر آسکتا ہوں کہ نہیں۔

اس کے علاوہ قرآن کریم میں سورۂ حجرات کا بہت بڑا حصہ معاشرتی احکام کے بیان پر مشتمل ہے؛ لہٰذا ایک طرف تو معاشرتی احکام کی اتنی اہمیت ہے؛ لیکن دوسری طرف روزمرہ کی زندگی میں ہم نے ان احکام پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور ان کا ذرا بھی خیال نہیں رکھتے۔

## معاشرت کی اہمیت حدیث میں

حضرت تھانوی ؒ تحریر فرماتے ہیں کہ بعض لوگ عقائد واعمال اور معاملات کے ساتھ اخلاق کی درستگی کا خیال رکھتے ہیں اور اس کا علاج کرتے ہیں؛ لیکن انہوں نے حسن معاشرت کو چھوڑ رکھا ہے؛ بل کہ اس کو شریعت ہی سے خارج سمجھتے ہیں؛ حالاں کہ معاشرت' دین سے کوئی الگ چیز نہیں، وہ بھی دین کا ایک جز ہے؛ بلکہ جس طرح نماز اور روزہ فرض ہے، اسی طرح یہ بھی فرض ہے، شریعت نے اس کا خاص طور سے اہتمام کیا ہے کہ کسی شخص کی کسی حرکت اور کسی حالت سے دوسرے شخص کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ (ہم اس وقت حدیث سے فقط اس کی دو مثال دینے پر اکتفا کرتے ہیں)۔

حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کو جب چھینک آتی، تو اپنا منہ'





ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور آواز کو پست فرماتے۔

(سنن کبریٰ، بیہقی: ۳۲۳۷، عن ابی ہریرہؓ)

اس سے معلوم ہوا کہ اپنے جلیس (بیٹھنے والے) کی اتنی رعایت کرتے کہ ان کو آواز کی سختی سے بھی تکلیف نہ پہنچے۔

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی مریض کی عیادت کرو، تو زیادہ نہ بیٹھو، تھوڑا بیٹھ کر مریض کے پاس سے اٹھ کھڑے ہو۔

(شعب الایمان، بیہقی: ۹۲۲۱، عن سعید بن المسیب مرسلا بمعناہ)

اس حدیث میں کس قدر باریک رعایت ہے؛ کیوں کہ بعض اوقات کسی کے بیٹھے رہنے سے مریض کو کروٹ بدلنے میں' پاؤں پھیلانے میں یا بات چیت کرنے میں ایک گونہ تکلیف ہوتی ہے، البتہ جس کے بیٹھنے سے اس کو راحت

ہو، وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ (موسوعۃ فقہیہ، کویت: ۳۱/ ۷۸)

## پہلے انسان بنو

اسی لیے حضرت تھانویؒ کا ایک مشہور جملہ ہے وہ یہ کہ اگر تمہیں صوفی بننا ہے یا عابد بننا ہے، تو اس مقصد کے لیے بہت ساری خانقاہیں کھلی ہیں وہاں چلے جاؤ اگر انسان بننا ہے، تو یہاں آجاؤ اس لیے کہ یہاں تو انسان بنایا جاتا ہے۔ اور انسان اس وقت تک انسان نہیں بنتا، جب تک کہ اس کو اسلامی معاشرت کے آداب نہ آتے ہوں اور ان پر عمل نہ کرتا ہو۔

**نوٹ:** حضرت تھانویؒ کی ایک مختصر سی کتاب ہے ”آداب المعاشرت“ اس میں آپ نے معاشرت کے آداب تحریر فرمائے ہیں، یہ کتاب ہر مسلمان کو ضرور پڑھنی چاہیے۔





# (۵) اخلاق کا بیان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اسے معزز و مکرم بنایا اور دوسری بہت سی مخلوقات پر اسے فضلیت بخشی اور اس کے مزاج میں انس و الفت رکھی ہے؛ اسی لیے اس کا نام ”انسان“ رکھا گیا ہے، انسان کو اپنے الفت والے مزاج اور ضرورت و حاجت کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے ملنا جلنا، ساتھ رہنا اور ایک دوسرے کے ساتھ سفر کرنا پڑتا ہے؛ اسی لیے اسے اچھے اخلاق کی تعلیم دی گئی اور برے اخلاق سے منع کیا گیا ہے۔ تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام خوش خلق تھے، اور اللہ نے خاتم الانبیا علیہ الصلاۃ والسلام کو بھی ”خلق عظیم“ سے نوازا تھا، چناں چہ ارشاد خداوندی ہے:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ.

(٦٨۔القلم:٤)

ترجمہ: اور بے شک آپ بڑے اخلاق پر ہیں۔

## حسن اخلاق کی فضلیت

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت کے روز سب سے زیادہ بھاری چیز، جو مومن کے ترازو میں رکھی جائے گی، وہ اس کا اچھا اخلاق ہوگا۔ پھر فرمایا: بلاشبہ بد اخلاق سے اللہ تعالیٰ کو دشمنی ہے۔ (ترمذی:٢٠٠٢،عن ابی الدرداء)

## برے اخلاق سے بچنے کا حکم

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے کو دھوکہ میں ڈالنے کے لیے بھاؤ مت بڑھاؤ، آپس میں بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو





اور ایک شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو۔ نبی کریم ﷺ نے مزید فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو بے کسی کی حالت میں چھوڑے، نہ اس سے جھوٹ بولے، نہ اسے حقیر جانے۔ اس کے بعد تین مرتبہ اپنے مبارک سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے'' پھر فرمایا: انسان کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے مسلمان پر مسلمان کا سب کچھ حرام ہے، اس کا خون بھی مال بھی، آبرو بھی۔ (مسلم:٦٧٠٦،عن ابی ہریرہؓ)

## زبان کی حفاظت کرنا لازم ہے

چوں کہ انسان کے اعضا میں زبان بھی ہے اور عام طور پر

دوسروں کو تکلیف، زبان ہی کے ذریعہ پہنچتی ہے اور اس کو بہ نسبت دوسرے اعضا کے خاص قسم کی اہمیت حاصل ہے ،اعضاءِ انسانی میں ''زبان'' سب سے اچھی چیز ہے اور سب سے بری چیز بھی ،اسلام کا کلمہ اسی سے پڑھا جاتا ہے،قرآن کی تلاوت اسی سے ہوتی ہے،خیر کی دعوت اسی سے دی جاتی ہے اور اس کے برعکس زبان ہی سے کفر کا کلمہ نکلتا ہے،اسی سے گالی دی جاتی ہے،غیبت کی جاتی ہے، چغلی ہوتی ہے،جھوٹ بولا جاتا ہے ؛اس لیے زبان کی حفاظت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

حضرت سفیان بن ثقفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز کا خوف ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک





پکڑی اور فرمایا: سب سے زیادہ اس کا خوف ہے۔ (ترمذی: ۲۴۱۰)

## زبان کی مصیبتیں

زبان کی مصیبتیں بہت ہیں، اس وقت اختصار (شارٹ) کی وجہ سے ہم صرف اس کی فہرست لکھتے ہیں۔ زبان کی مصیبتوں میں یہ چیزیں آتی ہیں: (۱) جھوٹ بولنا (۲) لعنت کرنا (۳) چغلی کھانا (۴) گالی دینا (۵) غیبت کرنا (۶) کسی کا مذاق اڑانا (۷) جھوٹا وعدہ کرنا (۸) جھوٹی قسم کھانا (۹) جھوٹی گواہی دینا (۱۰) دوسروں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں کرنا (۱۱) گانا گانا (۱۲) کسی کے منہ پر تعریف کرنا (۱۳) جھوٹی تعریف کرنا (۱۴) کافر یا فاسق کی تعریف کرنا (۱۵) جھگڑا کرنا (۱۶) گندی باتیں کرنا (۱۷) کسی مسلمان کو کافر کہنا (۱۸) کسی کی مصیبت پر خوشی

ظاہر کرنا (۱۹) کسی کی نقل اُتارنا (۲۰) طعنہ زنی کرنا (۲۱) اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا، مثلاً ماں کی قسم، قرآن کی قسم، روزی کی قسم وغیرہ۔

## اصلاح اخلاق کی ضرورت

### اچھے اخلاق

اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ کے قریب ہو جاؤ، تو نو چیزوں کو اپنے اندر پیدا کرو (۱) صبر (۲) شکر (۳) قناعت (۴) علم (۵) یقین (۶) اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا (۷) توکل (۸) رضا (۹) تسلیم (مان لینا)

### بُرے اخلاق

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل آئینہ کی طرح صاف ہو جائے تو





اِن دس چیزوں کو سینے سے نکال دو؛ (۱) لالچ (۲) لمبی امیدیں (۳) غصہ (۴) جھوٹ (۵) غیبت (۶) حسد (۷) کنجوسی (۸) دکھلاوا (۹) تکبر (۱۰) کینہ۔

## سنتوں کا بیان

### سنت کی برکت

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میری سنت کی حفاظت کی، تو اللہ تعالیٰ چار باتوں سے اس کا اکرام کرے گا''۔

(۱) نیک لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کرے گا (۲) فاجر اور بدکار لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا کرے گا (۳) رزق میں وسعت دے گا (۴) دین میں پختگی نصیب فرمائے گا۔ (تفسیر حقی: سورۂ نساء، آیت: ۶۵)

## سو کر اٹھنے کی سنتیں

(۱) نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں
کوملنا (۲) تین بار الحمدللہ کہہ کر کلمہ طیبہ پڑھنا (۳) سو کر
اٹھنے کی دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا
اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ. (أبوداود: ۵۰۵۱،عن حذيفة)
ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہمیں مارنے
کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔
(۴) مسواک دھوکر کرنا۔ (ابوداود: ۵۶ و۵۲، باب غسل السواک)
(۵) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ اچھی طرح
ہاتھوں کو دھونا۔ (ابوداود: ۱۰۵، عن ابی ہریرۃ)

## بیت الخلا کی سنتیں

(۱) سر ڈھانک کر جانا۔ (المغنی لابن قدامۃ الحنبلی: ۱/ ۱۲۳)





(۲) جوتا چپل وغیرہ پہن کر جانا۔ (حوالہ سابق)
(۳) جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف
کی آیت یا حضور ﷺ کا مبارک نام لکھا ہو، اور وہ دکھائی
دیتا ہو، تو اس کو اتار کر جانا۔ (الفقہ الحنفی فی ثوبہ الجدید: ۱/ ۶۲)
(۴) دعا پڑھ کر اندر جانا۔ (عالمگیری: ۱/ ۵۰)
دعاء یہ ہے: (۱) بِسْمِ اللّٰهِ. (ترمذي: ٦٠٦)
(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ
"میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے"
(أبوداوَد: ۴ و۶، ابن ماجۃ: ۲۹۸)
اگر صرف بسم اللہ پڑھ لے تو بھی کافی ہے، بہتر یہ ہے کہ
پہلے بسم اللہ کہے، پھر دوسری دعاء بھی شامل کرلے۔
(۵) پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا اور قدمچے پر سیدھا پیر

رکھنا اور اترنے میں بایاں پیر قدمچے سے نیچے رکھنا۔

(الفقہ الحنفی فی ثوبہ الجدید: ۱/ ۶۳)

(۶) ستر کھولتے وقت آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر کھول سکے، اتنا نیچا ہونا۔ (ترمذی: ۱۴، عن ابن عمرؓ)

(۷) قبلہ کی طرف نہ منہ کرنا اور نہ پیٹھ کرنا۔

(بخاری: ۳۸۶، عن ابی ایوب انصاریؓ)

(۸) بلا سخت ضرورت کے بات نہ کرنا، اسی طرح اللہ کا ذکر نہ کرنا۔ (عالمگیری: ۱/ ۵۰)

(۹) کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا۔ (نسائی: ۲۹، عن عائشہؓ)

(۱۰) پیشاب و پاخانہ کی چھینٹوں سے بہت بچنا۔

(دار قطنی: ۷، عن ابی ہریرہؓ)

(۱۱) بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ (عالمگیری: ۱/ ۴۹) (۱۲) استنجا





کے بعد مٹی یا صابن سے اچھی طرح ہاتھ دھولینا۔ (حوالہ بالا)

(۱۳) قدمچے سے بایاں پاؤں ہٹانا اور دائیں پاؤں سے باہر آنا، باہر آنے کے بعد دعا پڑھنا۔

(الفقہ الحنفی فی ثوبہ الجدید: ۱/ ۶۳)

دعا یہ ہے: (۱) غُفْرَانَكَ.

"اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں" (ترمذی ۱/ ۷)

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ.

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی"۔

(ابن ماجۃ: ۳۰۱، عن انس بن مالکؓ)

نوٹ: حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ پہلے (پہلی حدیث کی دعاء) غُفْرَانَكَ پڑھے اور اس کے بعد بعد کی

دعا پڑھے۔ (مرقاۃ: ۲/۶۹)

## غسل کی سنتیں

(۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (عالمگیری: ۱/۱۴)

(۲) استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو، اسے دھونا۔ (۳) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔ (عالمگیری: ۱/۱۴)

(۴) پہلے وضو کر لینا۔ (۵) تین مرتبہ اپنے داہنے کندھے پر پانی ڈالے، پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر، پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے، اس طرح کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے۔ (عالمگیری: ۱/۱۴، الفقہ الحنفی فی ثوبہ الجدید: ۱/۱۰۷)

## بالوں کی سنتیں

(۱) بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک یا کانوں تک





یا کانوں کی لَو تک رکھنا۔

(ابوداود: ۴۱۸۷، ۴۱۸۸، ۴۱۸۹، عن انس وعائشۃ)

(۲) سارے سر کے بال رکھنا یا سارا سر منڈوانا، صرف ایک حصے کے بال منڈوانا یا ترشوانا درست نہیں ہے۔

(ابوداود: ۴۱۹۵، ۴۱۹۷، عن ابن عمرؓ)

(۳) داڑھی کو دائیں بائیں اور لمبائی میں ایک مشت رکھنا اور مونچھوں کو کم کرنا۔ (شامی: ۲/۱۱۳)

(۴) مونچھوں کو کترنے میں مبالغہ کرنا۔ (حوالہ سابق)

(۵) زیرِ ناف، بغل اور ناک کے بال کاٹ لینا۔

(مسلم: ۲۵۷، باب خصال الفطرۃ)

(۶) بالوں کو دھونا، تیل لگانا اور کنگھا کرنا۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ: ۲۶/۱۱۹، مادہ: شعر)

(۷) جب تیل ڈالنے کا ارادہ ہو، تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر تیل لے کر پہلے ابروؤں پر پھر آنکھوں، پلکوں پر پھر سر میں تیل ڈالنا (۹) دائیں جانب سے کنگھی کرنا۔

(موسوعۃ کویت: ۱۱/ ۱۸۰، مادہ: ترجیل)

(۱۰) آئینہ دیکھنے کی دعا پڑھنا، دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ.

"اے اللہ! جس طرح تو نے میری ظاہری صورت اچھی بنائی، اسی طرح میری اندرونی صورت وحالت اچھی بنا۔"

(سلاح المؤمن فی الدعاء والذکر: ۸۷۹)

## لباس کی سنتیں

(۱) سفید رنگ کا کپڑا پہننا۔

(مسند ابو یعلی الموصلی: ۲۴۱۰، عن ابن عباسؓ)





(۲) قمیص کرتا یا صدری وغیرہ پہنے، تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالنا، پھر بایاں ہاتھ۔ اسی طرح پاجامہ اور شلوار کے لیے پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں پاؤں ڈالنا۔

(بخاری: ۵۵۱۶، عن عائشہؓ)

(۳) پاجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنے سے اوپر رکھنا۔

(بخاری: ۵۴۵۰، عن ابی ہریرہؓ)

(۴) کپڑا پہننے کی دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

"اللہ کا شکر ہے، جس نے مجھے یہ لباس پہنایا، اور بغیر میری طاقت وقوت کے مجھے غیب سے یہ عطا فرمایا"

(أبو داود: ۴۰۲۵)

(۵) نیا کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ.

"خدا کا شکر ہے، جس نے مجھے وہ (لباس) پہنایا، جس سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں اور زندگی میں آراستگی حاصل کرتا ہوں" (ترمذی: ۳۵۶۰، ابن ماجۃ: ۳۵۵۷)

(۶) عمامہ باندھنا۔ (معجم کبیر: ۱۳۴۱۸، عن ابن عمرؓ)

(۷) شملہ چھوڑنا (حوالہ سابق) (۸) عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا (ابو داود: ۴۰۸۰، عن رکانہؓ، باب فی العمائم)

(۹) کپڑے اتارتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ" کہنا. (عمل الیوم واللیلۃ: ۲۷۳، عن أنسؓ)

اور ابتداء بائیں جانب سے کرنا قمیص یا کُرتا وغیرہ اتارنا ہو، تو پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالنا پھر دایاں ہاتھ اسی طرح شلوار اور پاجامہ اتارتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر





نکالنا پھر دایاں پیر نکالنا، پاجامہ بیٹھ کر پہننا اور بیٹھ کر اُتارنا۔

(نسائی: ۱۱۲، عن عائشۃؓ، باب بأی الرجلین یبدأ بالغسل)

(۱۰) جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہننا۔ (بخاری: ۵۸۵۶،)

(۱۱) اتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اتارنا (حوالہ سابق)

(۱۲) نیا جوتا پہن کر یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ.

(عمل الیوم واللیلۃ: ۱۴، باب مایقول إذا لبس ثوبه، حصن حصین: ۱۶۶)

ترجمہ: خدایا! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس غرض کے لیے (بنایا گیا) ہے، اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کی برائی سے اور جس مقصد کے لیے (بنایا گیا) ہے، اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

## گھر سے نکلنے اور مسجد جانے کی سنتیں

(۱) گھر والوں کو سلام کر کے نکلنا۔

(مصنف عبد الرزاق: ۱۹۴۵۰، باب التسلیم إذا خرج من بیت، عن قتادۃ مرسلا)

(۲) دعا پڑھنا: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. ترجمہ: اللہ کے نام سے، میں اللہ عزوجل پر بھروسہ کرتا ہوں، کسی شر اور برائی سے بچنا اور کسی نیکی یا خیر کا حاصل ہونا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ (أبو داود: ۵۰۹۷)

(۳) وضو سنت کے موافق گھر پر کرنا (۴) سنتیں گھر پر پڑھ کر جانا موقع نہ ہو تو مسجد میں پڑھنا۔

(بخاری: ۶۱۱۳، باب ما یجوز من الغضب والشدۃ لامر اللہ)

(۵) اطمینان سے جانا، دوڑ کر نہ جانا۔

(مصنف عبد الرزاق: ۳۴۱۲، باب المشی إلی الصلاۃ، عن ابی ذرؓ)





(۶) نگاہ نیچی رکھنا (یہ راستہ چلنے کی عام سنت ہے)

## مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

(۱) دایاں پیر مسجد میں داخل کرنا (۲) بِسْمِ اللّٰهِ. وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ. پڑھنا۔

(ابن ماجہ: ۷۷۱، عن فاطمہؓ)

(۴) دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے۔ (۵) اعتکاف کی نیت کرنا۔

(الفقہ الحنفی: ۵/۴۱۸)

## اذان واقامت کی سنتیں

(۱) اذان واقامت قبلہ رو کہنا۔ (ہدایہ: ۱/۷۲)

(۲) اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کے